20013 ـ ممنوعہ اوقات میں نمازیں قضاء کرنا

سوال

مجھے کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ: میں نماز عصر کے فورا بعد قضاء نماز ادا نہیں کر سکتا، آپ سے گزارش ہے کہ اس قول کے متعلق تفصیلی جواب دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بعض ایسے اوقات ہیں جن میں نماز ادا کرنی ممنوع ہے، جن اوقات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے انہیں ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

1 ـ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تك حتی کہ سورج ایك نیزہ کے برابر اونچا ہو جائے، یعنی سورج نکلنے کے تقریبا پندرہ منٹ بعد تك.

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 162).

2 ـ جب سورج بالکل آسمان کے وسط میں آ جائے، یہ بہت ہی کم وقت ہوتا ہے، اور ظہر کی نماز کا وقت شروع ہونے سے تقریبا پندرہ یا بیس منٹ قبل.

دیکھیں: فتاوی ابن باز (11 / 286).

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اس سے بھی کم وقت ہے، ابن قاسم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ بہت ہی قلیل سا وقت ہے جو نماز کے لیے کافی نہیں ہوتا، لیکن اتنا وقت ہوتا ہے کہ اس میں تکبیر تحریمہ کہی جا سکے. اھ

دیکھیں: حاشية ابن قاسم على الروض المربع (2 / 245).

3 ـ نماز عصر كے بعد سے ليكر غروب آفتاب تك.

بہت سى احاديث ميں ان ممنوعہ اوقات كا ذكر ملتا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان اوقات ميں نماز ادا كرنے سے منع فرمايا، ذيل ميں ہم اس كے متعلق چند ايك احاديث پيش كرتے ہيں:

1 ـ امام بخارى اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نماز عصر كے بعد غروب آفتاب تك كوئى نماز نہيں ہے، اور نہ ہى نماز فجر كے بعد طلوع آفتاب ہونے تك كوئى نماز ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (586) صحيح مسلم حديث نمبر (728).

2 ـ امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے عمرو بن عبسہ السلمى رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ: ميں عرض كيا:

" اے اللہ تعالى كے نبى صلى اللہ عليہ وسلم اللہ تعالى نے جس چيز كا آپ كو علم ديا اور مجھے جاہل ركھا مجھے وہ بتائيں، مجھے نماز كے متعلق بتائيں:

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

" صبح كى نماز ادا كرو اور پھر نماز ادا كرنے سے رك جاؤ حتى كہ طلوع آفتاب بلند ہو جائے... پھر نماز ادا كرو كيونكہ يہ نماز مشہود ہے اور اس ميں حاضر ہوا جاتا ہے، اس وقت تك نماز ادا كرو جب تك نيزے كا سايہ ٹھر جائے۔ اور يہ وہ وقت ہو گا جب آفتاب بالكل آسمان كے وسط ميں ہوتا ہے ـ پھر نماز ادا نہ كرو كيونكہ اس وقت جہنم بھڑكائى جاتى ہے، اور جب سايہ آ جائے ـ اور يہ ظہر كى نماز كااول وقت ہے ـ پھر نماز ادا كرو، كيونكہ يہ نماز مشہود ہے اور اس ميں حاضر ہوا جاتا ہے، اور عصر كے وقت تك نماز ادا كرتے رہو، اسكے بعد غروب آفتاب تك نماز ادا كرنے سے باز رہو .... "

صحيح مسلم حديث نمبر (832).

دوم:

نماز کی قضاء کرنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کا وقت نکل جانے کے بعد نماز ادا کی جائے، اور بطور قضاء ادا کردہ نماز یا تو فرضی ہوتی ہے یا پھر نفلی نماز.

رہا فرضی نماز کا مسئلہ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ:

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ نمازوں کی بروقت ادائیگی کی پابندی کرتے ہوئے اللہ تعالی کے مقرر کردہ وقت میں نماز ادا کرے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا مؤمنوں پر نماز وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے النساء (103).

یعنی نمازوں کے محدود اور مقرر وقت ہیں.

اور بغیر کسی عذر کے نماز میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز کا وقت ہی نکل جائے، یہ حرام اور کبیرہ گناہ میں شمار ہوتا ہے.

اگر مسلمان شخص کو کوئی عذر پیش آجائے مثلا سویا رہے، یا پھر بھول جائے اور بروقت نماز ادا نہ کر سکے، تو عذر زائل اور ختم ہوتے ہی اس کے لیے نماز کی ادائیگی واجب ہو گی، چاہے ممنوعہ وقت ہی کیوں نہ ہو، جمہور علماء کا قول یہی ہے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ (2 / 515).

اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی نماز سے سویا رہے یا بھول جائے تو جب اسے یاد آئے نماز ادا کر لے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (597) صحیح مسلم حدیث نمبر (684).

اور رہا نفلی نماز کا مسئلہ:

ممنوعہ اوقات میں اس کی قضاء کے متعلق علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، صحیح یہی ہے کہ اس کی قضاء کی جائیگی، امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: المجموع (4 / 170).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے اختیار کیا ہے، جیسا کہ فتاوی ابن تیمیہ میں ہے.

دیکھیں: فتاوی ابن تیمیۃ (23 / 127).

اس پر کئی ایك احادیث دلالت کرتی ہیں، ذیل میں ہم چند احادیث پیش کرتے ہیں:

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالی نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کیں تو میں نے ان سے ان دو رکعتوں کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ آئے تھے تو میں ظہر کے بعد والی دو رکعت ادا نہیں کر سکا تھا، یہ وہ دو رکعتیں ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1233) صحیح مسلم حدیث نمبر (834).

ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی نے قیس بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك شخص کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے:

کیا صبح کی نماز دو بار ہے ؟

وہ شخص کہنے لگا: میں فجر کی پہلی دو رکعت ادا نہیں کر سکا تھا، تو وہ میں اب ادا کی ہیں.

راوی کہتے ہیں: چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1154) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (948) میں

اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہيں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاموش رہنا اس کے جائز ہونے پر دلالت کرتا ہے. اھـ

دیکھیں: المغنی (2 / 532).

اللہ تعالی ہی زیادہ علم والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .